© rasailojaraid.com

جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے اساتذہ اور ملک عبدالعزیز یونیورسٹی

کے طلبہ کی دارالعلوم تشریف آوری

جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے اساتذہ نے شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رح سے شرفِ تلمذ اور اجازت حاصل کی

اساتذۂ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی آمد

۲۴ شوال ۱۴۰۱ھ / ۲۴ اگست ۱۹۸۱ء جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ کے ممتاز اساتذہ و مشائخ کا ایک معزز وفد دارالعلوم میں تشریف فرما ہوا۔ یہ وفد افغان مہاجرین کے کیمپوں میں دینی تعلیم و تربیت کے لیے علماء کی ٹریننگ اور تقرری کے سلسلہ میں پشاور تشریف لایا تھا معزز اور قابلِ احترام مہمانوں کا یہ وفد نمازِ مغرب سے قبل دارالعلوم پہنچا حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ اور دیگر اساتذہ و طلبہ نے مسجد میں ان کا خیر مقدم کیا۔ نمازِ مغرب وفد کے ایک ممتاز رکن شیخ صالح بن سعد السحیمی نے پڑھائی، اس کے بعد دفتر اہتمام میں حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ کے ساتھ نشست ہوئی۔ علماء نے ازراہِ علم پروری اور سعادتِ علمی کے حصول کے جذبے سے آتے ہی یہ اصرار شروع کر دیا تھا کہ حضرت شیخ الحدیث ہمیں احادیث کی تمام کتابوں کی اجازت عطا کریں۔ حضرتؒ ازراہِ تواضع بے حد انکار کرتے رہے مگر بالآخر مہمانوں کے اصرار پر حضرتؒ نے ان تمام مشائخ کو اجازت مسندۃ فی الاحادیث سے نوازا۔ مہمانوں کی خواہش تھی کہ اس طرح ہمیں مشائخ کبار پاک و ہند اور علماء دیوبند سے نسبتِ تلمذ حاصل ہو جائے۔ بعد میں مہمانوں کی خواہش پر یہ مشافہاتی سندِ حدیث اور اجازت تحریری طور پر لکھ کر ہر ایک مہمان کو الگ الگ دی گئی ــــ نمازِ عشاء سے قبل مولانا سمیع الحق صاحب نے اپنے مکان میں وفد کو عشائیہ دیا۔ نمازِ عشاء کے بعد دارالعلوم کی جامع مسجد کے وسیع صحن میں ان علماء کا عالمانہ خطاب ہوا خطاب سے قبل دارالعلوم کے قدیم فاضل و مدرس مولانا شیر علی شاہ صاحب نے عربی میں ایک وقیع اور پُر از معلومات سپاسنامہ پیش کیا جس میں دارالعلوم کے مختلف گوشوں پر سیر حاصل روشنی ڈالی گئی تھی اور علماء دیوبند کی علمی و دینی خدمات کا ذکر تھا۔

الدکتور ربیع ہادی استاذ الحدیث جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ اور شیخ صالح سحیمی استاذ العقیدہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ نے علمی فوائد پر مشتمل تقریریں کیں۔ ان تقاریر میں ردِ بدعات، اتباع سلف، تمسک بالسُّنّۃ پر روشنی پڑتی تھی۔ اور یہ تقریریں ایک گونہ علماء دیوبند اور علماء نجد کے درمیان باہمی افہام و تفہیم کی آئینہ دار تھیں، اور بعض ایسے شکوک و خدشات کا ازالہ بھی مقررین کرنا چاہتے تھے جو معاندین نے پھیلا رکھی ہیں۔ دارالعلوم میں کل علمی افتتاح ہونے والا تھا۔ یہ ایک غیر رسمی افتتاحی تقریب بن گئی جو طلبہ کے لیے ایک نیا تجربہ اور ذوق و شوقِ علمی کا ذریعہ بن گئی۔ تقریب میں حضرت شیخ الحدیث اور دیگر اساتذہ آخر تک موجود رہے، رات گیارہ بجے یہ مجلس ختم ہوئی۔

معزز مہمانوں نے دارالعلوم کے مختلف گوشوں، شعبوں، طلبہ کے جمِ غفیر، دینی تصلب و حمیت بالخصوص جہادِ افغانستان میں دارالعلوم کے کردار پر اپنی گہری محبت اور حیرت کا اظہار کیا اور کہا کہ اتنے عظیم ادارہ کو دیکھ کر ہم حیرت و مسرت کے ملے جلے جذبات لے کر جا رہے ہیں۔ وفد کے ارکان نے دارالعلوم کی کتاب الآراء میں اپنے تاثرات بھی قلمبند فرمائے۔ اس جماعت میں جو حضرات شریک تھے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:۔

(۱) الشیخ الدکتور ربیع ہادی استاذ الحدیث جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ۔ (۲) الشیخ صالح السحیمی استاذ العقیدہ (۳) الشیخ محمد محمد الشریف استاذ الحدیث۔ (۴) الشیخ احمد علی طہ ریان استاذ الفقہ (۵) الشیخ الدکتور بابکر الیدوی دشبین استاذ اللغۃ العربیۃ (٦) الشیخ محمد نور الخلیفہ مدرس بمعہد الجامعۃ الاسلامیہ (۷) الشیخ محمد سعد السحیمی۔

ملک عبدالعزیز یونیورسٹی کے طلباء نے دارالعلوم حقانیہ کے نظام سے متاثر ہو کر ازخود باہمی چندہ کر کے بیس ہزار روپے کی رقم دارالعلوم کے لیے پیش کی

ملک عبدالعزیز یونیورسٹی جدہ کے طلبہ کی آمد

۲ ذیقعدہ ۱۴۰۱ھ مطابق یکم ستمبر ۱۹۸۱ء ملک عبدالعزیز یونیورسٹی جدہ سعودی عرب کے تقریباً پچاس طلبہ پر مشتمل وفد دارالعلوم کے معائنہ کے لیے آیا، یہ گروپ کئی اسلامی ممالک کے مطالعاتی دورہ کے اختتام پر پاکستان آیا تھا اور اس میں عموماً سعودی عرب کے ممتاز خاندانوں کے چشم و چراغ شامل تھے۔

(باقی ص ۵۰۸ پر)

© rasailojaraid.com